36512 ـ اگر کوئی شخص کسی کو زکاۃ کی رقم تقسیم کرنے کیلئے دے تو وہ (والعاملین علیہا) میں شامل نہیں

سوال

اگر کوئی مالدار شخص مجھے زکاۃ دے کہ اسے فقراء میں تقسیم کردو تو کیا میں (والعاملین علیہا) زکاۃ کیلئے کام کرنے والوں میں شامل ہوں، اور اس زکاۃ میں سے اپنے لے سکتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

زکاۃ کیلئے کام کرنے والوں میں وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جنہیں حکمران زکاۃ اکٹھا کرنے کا کام دے، اور وہ یہ زکاۃ اکٹھی کرنے کے بعد اس کی حفاظت اور تقسم کرنے کے ذمہ دار ہوں۔

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 142)

لیکن جس شخص کو کسی مالدار شخص نے اپنے مال کی زکاۃ نکالنے کا ذمہ دار بنایا ہو تو یہ شخص اس کا نائب اور وکیل ہے نہ کہ اس پر کام کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع "(6/165) میں کہتے ہیں:

امام شافعی اور ان کے اصحاب کا کہنا ہے: اگر زکاۃ تقسیم کرنے والا خود مالك یا اسکا وکیل ہو تو عامل کا حصہ ساقط ہو جائےگا، اور باقی سات مصارف زکاۃ میں تقیسم کرنا واجب ہو گا۔ انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے اپنے مال کی زکاۃ ایك شخص کی طرف بھیجی اور اسے کہا کہ اپنی صوابدید کے مطابق اسے تقسیم کردو، تو کیا یہ وکیل زکاۃ پر کام کرنے والے عامل میں شامل ہو تے ہوئے زکاۃ لینے کا مستحق ہے؟

تو شیخ کا جواب تھا:

یہ وکیل زکاۃ پر کام کرنے والوں میں شامل نہیں ہوتا، اور نہ ہی زکاۃ لینے کا مستحق ہے؛ کیونکہ یہ ایك خاص شخص کا خاص نائب ہے، اور تعبیر قرآنی میں ۔ واللہ اعلم ۔ یہی راز ہے جب یہ فرمایا کہ: (وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا) یعنی اس

پر کام کرنے والے ۔التوبہ /60 ۔ کیونکہ حرفِ جر " علی " ولایۃ کی ایک نوع کا فائدہ دیتا ہے، گویا کہ "عاملین" اپنے اندر "قائمین" کا معنی لیے ہوئے ہے، اور اس لیے جو شخص کسی دوسرے شخص کی نیابت کرتے ہوئے زکاۃ تقسیم کرنے کا ذمہ دار ہوگا وہ زکاۃ پر کام کرنے والوں میں شامل نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم۔ انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (18 / 369)

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میرے پاس اتنا مال ہے جس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے، اور میں اس زکاۃ میں سے کچھ رقم کسی دوسرے ملك کے فقراء کے لیے بھیجنا چاہتا ہوں، اور اس ملك میں ایك شخص کو جانتا ہوں، میں اس شخص کے ذریعہ سے زکاۃ کی رقم بھیج دونگا تا کہ وہ محتاج لوگ تلاش کر کے تقسیم کر دے، لیکن وہ یہ کام معاوضے کے بغیر نہیں کریگا، تو کیا میں اسے اس کام کی اجرت زکاۃ کے مال سے ادا کر سکتا ہوں؟

تو انہوں نے جواب دیا:

" افضل اور بہتر تو یہ ہے کہ آپ اپنے ملك کے فقراء میں زکاۃ تقسیم کریں، اور اگر آپ کسی دوسرے ملك زکاۃ منتقل کرنا چاہتے ہیں کہ وہاں کے لوگ زیادہ محتاج اور ضرورتمند ہیں یا اس لیے کہ وہاں آپ کے غریب رشتہ دار رہتے ہیں تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اور زکاۃ تقسیم کرنے کے لیے اگر آپ کسی دوسرے شخص کو وکیل بنائیں تو اسے اجرت دینے میں کوئی مانع نہیں، لیکن یہ اجرت زکاۃ میں سے نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ یہ واجب ہے کہ آپ خود یا اپنے نائب کے ذریعے اپنی زکاۃ کو فقراء اور مساکین میں تقسیم کریں ، اور اس نائب کی اجرت اپنے مال سے ادا کرینگے زکاۃ کے مال سےنہیں " انتہی

اقتباس از: مجموع فتاوی ابن باز (14 / 258).

واللہ اعلم .